علم کلام ہندوستانی پس منظر

ہندوستان کے علماء نے علوم و فنون اسلامی میں اپنی علمی صلاحیت کے جوہر دکھائے
ہیں ان علوم میں ایک علم علم کلام بھی ہے اس عنوان پر بھی ہندوستان کے
مشاہیر نے اپنے فکر و فن کے جوہر دکھائے ہیں ان علماء میں سے محقق دوانی کے
معقولات کی تکمیل مولانا محی الدین محمد کو شمار کیا جاتا اور خواجہ حسن نقال سے کی تھی جو
میر سید شریف کے شاگرد تھے۔ میر سید شریف شمس الدین محمد بن مبارک
شاہ منطقی کے شاگرد تھے اور انہوں نے شرح مطالع پڑھی تھی۔ شمس الدین
محمد بن مبارک شاہ، قطب الدین رازی کے شاگرد تھے۔
محقق طوسی کا سلسلہ تلمذ بواسطے واسطوں کے شیخ بو علی سینا تک پہنچتا ہے یہ لوگ
دنیا کے وہ علماء محققین ہیں جنہیں علوم عقلیہ کے ساتھ ساتھ کلام میں بھی مہارت
حاصل تھی۔
دنیا کی دوسری جگہوں کی طرح ہندوستان کی سرزمین بھی اسلامی شوکت
سے مالا مال ہوئی تو یہاں کے علماء نے دیگر علوم کی طرح علم کلام پر بھی خاص
توجہ دی اور بڑے بڑے محقق متکلمین یہاں پیدا ہوئے جن کی کتابیں ان کی
عظمت اپنی جگہ ہے اور آج بھی درس نظامی کی زینت ہے۔

ہندوستان میں علم کلام پر کام

اسلام یہاں آیا تو ہندوستان مختلف مذاہب کی آماجگاہ تھا جب اسلام
اپنی صداقت کے ساتھ یہاں جلوہ گر ہوا اس دوسرے دین کے مقابلہ میں اپنی
برتری کے اظہار کے لئے جہاں بہت سے محاذ پر جنگ تھا وہیں مذاہب
اور مذاہب کی علمی کشمکش میں پیدا ہونا شبہات کو عقلی طور پر
دور کرنے کے لئے بھی تیار رہنا تھا۔ مسئلہ کہ ہندوستان میں مختلف
مذاہب کے لوگ تھے، چنانچہ علماء ابتداء سے اس فن پر توجہ دی
اور اس فن کے قابل قدر کتابیں یہاں پیدا ہوئیں۔ اگرچہ یہاں کے لوگ
خوف سے بچا رہا تھا جیسے ویدوں کی راستی نے زیر کیا مگر علمی اور عقلی
طور پر پیدا ہونے والے شبہات کو علماء متکلمین نے دور فرمایا ہے۔